

## قائد کا پاکستان (حسن زیب جدون)

دیا ہے کام انہیں شب کے سرپرسوں نے  
سپیدہ سحری کو سیاہ کرنے کا  
ملا ہے عہدہ کلیسائے غرب سے انکو  
شعور مشرق نو کو تباہ کرنے کا  
گزشتہ عہد گزرنے ہی میں نہیں آتا  
یہ حادثہ بھی لکھو معجزوں کے خانے میں  
جو رد ہوئے تھے جہاں میں کئی صدی پہلے  
وہ لوگ ہم پر مسلط ہیں اس زمانہ میں

بہلے ہو جائیں درد سے نڈھال  
روح برداشت نہیں کرتی غیرت پر سوال  
ایسی ہمت کہ جو اوروں کے لیے ہو مثال  
توڑنا ہے تمہیں ہر جبر کا جال  
کہ جال ٹوٹے گا آزاد پرندہ ہوں ابھی  
پھر سے مقتل کو سنوارو میں زندہ ہوں ابھی

◀ عزیزان من! فرصت کے وہ چند لمحات تھے کہ جب بڑی دور میں بحر تخیل میں غوطہ زن تھا کیا دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے میرے قائد میرے پیشوا میرے راہنما قائد اعظم محمد علی جناح ہاتھوں میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کا داغدار پرچم ہاتھوں میں اٹھائے کھڑے رو رہے ہیں میں نے پوچھا اے قائد روتے کیوں ہیں یہ مدینہ ثانی کا پرچم داغدار کس نے کیا ہے کہا لہو کے آنسو بہاتی ان آنکھوں سے دیکھو کہ میری قائم کردہ اس ریاست میں میں نے

سندھی، بلوچی، پنجابی، تو دیکھا پاکستانی نہیں  
میں نے کارکن، ورکر جیالہ تو دیکھا محب وطن نہیں  
میں نے معصوم پھولوں اور کلیوں کے ساتھ زیادتی تو دیکھی مگر انصاف نہیں  
میں نے زمانے میں شدت اور حدت تو دیکھی مگر جدت نہیں  
ارے کرسیوں پر سربراہ تو دیکھا راہنما نہیں  
میں نے سندھ، پنجاب، خیبر پختونخواہ تو دیکھا پاکستان نہیں

میں نے شیعہ، سنی، دیوبندی، بریلوی تو دیکھے امت مسلمہ نہیں کہ  
وضع میں تم نصاریٰ ہو تمدن میں ہنود  
یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو  
◀ سر جکائے نظریں چھپائے میں نے کہا اے بابائے قوم! نظرانہ پیش ہو کہنے لگے کہ پھر سے اس پرچم کو داغدار کرنے کے لیے کچھ لائے ہو میں نے کہا نہیں اب کی بار ترازو لایا ہوں ظلمت کے اندھیرے اور وفاداری کے سویرے کا کیا دیکھتا ہوں کہ وفاداری کا پلڑا بھاری ہوتا جا رہا ہے

میں کہا اے قائد اگر غربت کی وجہ سے اندھیرا چھایا ہے تو کیا ہوا عبدالستار ایدھی بلکتی انسانیت کی خدمت کر کے سویرا بھی تو کر رہا ہے

وبا کے پیش نظر ہسپتالوں کی بدحالی کا اندھیرا چھایا ہے تو کیا ہوا حیدرآباد کا انجینئر مرتضیٰ علی اٹومیٹک وینٹیلیٹر ایجاد کر کے سویرا بھی تو کر رہا ہے

دہشتگردی کا اندھیرا چھایا ہے تو کیا ہوا اعزاز حسن اپنی جان دے کر سویرا بھی تو کر رہا ہے

ارے کس نے کہا ارفع کریم کے بعد ہماری سائنس میں ہوا اندھیرا وہ دیکھیں دنیا کا کم عمر سائنسدان شہیر نیازی بن گیا سویرا۔

میں نے کہا اگر آج اس اندھیرے کا مقابلہ کر رہے ہیں تو کل اسے مات بھی دیں گے

دیکھ کر رنگ چمن ہو نہ پریشان مالی  
کوکب غنچہ سے شاخیں ہیں چمکنے والی

خس و خاشاک سے ہوتا ہے گلستان خالی  
گل بر انداز ہے خون شہداء کی لالی

رنگ گردوں کا ذرا ریکھ تو عنابی ہے  
یہ نکلتے ہوئے سورج کی افق تابی ہے